چائنا پاکستان اکنامک کوریڈور کی اصلیت سے پردہ اٹھانا

2018 میں، چین کی سب سے بڑی ایگرو کیمیکل کارپوریشن، سونوچیم گروپ نے اعلان کیا کہ اس نے پاکستان میں 230 مقامات پر ہائبرڈ گندم کی اقسام کے فیلڈ ٹرائلز کیئے ہیں۔ اس ملک کے لئے جہاں پچاس فیصد قابل کاشت اراضی بنیادی فصل کے لئے مقدر ہے، اس کے نتائج بے مثال ہوں گے۔ کسان انکے معاش پر اسکے خطرات سے پریشان تھے، چین اور پاکستان کی حکومتیں خوشی منا رہیں تھی۔ یہ آپریشن چین پاکستان اقتصادی راہداری (سی پیک) کے تحت دونوں ممالک کے مابین تعلقات کو بڑھانے کے لئے ایک اہم قدم تھا جو خود بیلٹ اینڈ روڈ جیسے منصوبے کیلیے ایک بڑی کوشش کا حصہ ہے۔[1] ہائبرڈ گندم کے تعارف نے بڑی چیزوں کے آنے کی راہ ہموار کر دی۔ ایک سال بعد، اس منصوبے کے دوسرے مرحلے کے لئے بیجنگ کے اپنے دورے پر، پاکستان کے وزیر اعظم عمران خان نے زراعت کو سی پی پیک میں بنیاد سے لے کر سامنے اور مرکز بننے تک لے آئے۔

سی پیک بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو (بی آر آئی) منصوبے کا ایک لازمی جزو ہے، جس کا تصور چینی صدر شی جن پنگ نے کیا تھا، جس کا مقصد چین کو باقی دنیا کے ساتھ بہتر طور پر مربوط کرنے کے لئے نئی پروڈکشن سائٹس اور تجارتی راستے بنانے کا ارادہ ہے۔ اس منصوبے میں، پاکستان چین کی وسطی ایشیاء اور مشرق وسطی کے لئے گزرگاہ ہے۔ سی پیک کی راہداری آمدورفت کیلیے ایک کم لاگت کا راستہ پیدا کرے گی اور یہ چین کے مابین یورپ، مشرق وسطی اور شمالی افریقی ممالک کے ساتھ تجارتی صلاحیت میں خاطر خواہ اضافہ کرے گا۔ یہ سڑکوں، ریلوے اور دیگر بنیادی ڈھانچے کے جال کے ذریعے حاصل کیا جائے گا جو جنوب مغربی چین کو بحیرہ عرب میں پاکستان کی گوادر کی بندرگاہ سے منسلک کرے گا۔ سی پیک کے راستوں میں نئی سرنگوں، ملوں اور مواصلاتی نظام کو کھولنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ لیکن، بڑے پیمانے پر صنعتی اور بنیادی ڈھانچے کی سرمایہ کاری پر توجہ دینے کے باوجود، زراعت خاص طور پر پاکستان کے لئے، اس معاہدے میں ایک سودے بازی کا معاملہ بن چکی ہے، کیونکہ یہ ملک کی معاشی ریڑھ کی ہڈی ہے۔[2] یہاں تک کہ عمران خان کی سی پیک میں صنعتی زراعت کی ترقی کو شامل کرنے کی تجویز سے پہلے ہی اس منصوبے میں زراعت کے بہت بڑے منصوبوں کی ایک بڑی تعداد شامل کیے گئے ہیں۔ سی پیک کے زرعی منصوبے میں بیجوں اور کھادوں جیسے کھیتوں کی معلومات کی فراہمی سے لے کر کھیتوں اور پروسیسنگ تک، ذخیرہ کرنے اور نقل وحمل تک غذائی پیداوار اور تقسیم کے تمام حصوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس میں شمالی پاکستان کے علاقوں میں ٹھنڈے پانی کی مچھلیوں کی افزائش کے منصوبے بھی شامل ہیں جن میں میٹھے پانی کی مچھلی کی وافر اقسام ہیں۔[3]

---

(1) لیوز ہوہا، چینی ہائبرڈ گندم پاکستان میں کسانوں کے لئے امید لائے گی، چین ڈیلی، 2018

http://www.sinochem.com/english/s/1569-4966-121571.htm

(2) اناج، 'بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو: چینی زراعت عالمی سطح پر جا رہی ہے'، فروری 2019

https://grain.org/en/article/6133-the-belt-and-road-initiative-chinese-agribusiness-going-global

نادر حبیبی اور ہنس یوجھو، چین کے مشرق وسطی کے تعلقات کے لئے سی پیک کا کیا مطلب ہے، دی ڈپلومیٹ، جنوری، 2020

https://thediplomat.com/2020/01/what-cpec-means-for-chinas-middle-east-relations/

(3) خرم حسین، خصوصی: سی پیک ماسٹر پلان سامنے آگیا، ڈان، 2017

https://www.dawn.com/news/1333101 ،

سی پیک انفو، 'چین پاکستان کو اپنی ماہی گیری کی صنعت کو بہتر بنانے میں مدد فراہم کرنے والا، اسلام آباد میں تین روزہ ورکشاپ کا انعقاد کر رہا ہے'۔

حقیقت ایک الگ کہانی سناتی ہے

سی پیک پر دستخط کیے جانے کے پانچ سال سے زیادہ عرصے، اوراس کے دوسرے مرحلے کے ایک سال کے بعد، پاکستانی حکومت کا دعوی ہے کہ سی پیک کے صنعتی زراعت کے منصوبے ملک کی خوراک کی پیداوار اور پیداواری صلاحیت کے ساتھ ساتھ پاکستانی کاشتکاروں کی معاشی حالت میں بہتری لا رہے ہیں۔لیکن زمینی حقائق اس سے مختلف ہیں۔ظاہری طور پر سی پیک کے کچھ زرعی منصوبوں پر کام ہو رہا ہے۔چینن انفراسٹرکچر کے بہت کم کاموں کے ساتھ، چیزوں کورول کرنے کے لئے اپنے پیر کھینچ رہا ہے- ایسا لگتا ہے کہ پاکستانی کسانوں کو بین الاقوامی منڈیوں سے منسلک کر کے غربت سے نکالنے کے وعدے ہوا ہو گئے ہیں۔لیکن، یہ حیرت انگیز نہیں ہے کیونکہ پاکستان یا چین کے چھوٹے پیمانے پر کسانوں سے سی پیک کا تقریبا کوئی تعلق نہیں ہے، اور بنیادی طور پر نجی شعبے کی سربراہی میں یہ دونوں حکومتیں محض سہولت کاروں کی حیثیت سے کام کرتی ہیں۔زرعی منصوبے دراصل چینی نجی کارپوریشنوں کے بارے میں ہیں جو پاکستانی کمپنیوں کے ساتھ مشترکہ منصوبے بناتے ہیں۔

سی پیک کے اندر زرعی منصوبے انفراسٹرکچر کی ترقی پر منحصر ہیں جیسے سڑک، اسٹوریج اور پروسیسنگ کی سہولیات جو گوادر کی بندرگاہ سے چین کی سرحد کے قریب گلگت تک مختلف زرعی زون کو جوڑ سکتا ہے۔اس سے ان زونوں اور چین کے مابین رابطے کو بھی فروغ ملے گا، جس نے چاول اور مچھلی، حلال فوڈ پروڈکٹس جیسے پاکستانی زراعت کی مصنوعات کے لئے مارکیٹیں کھولنے اور جدید زرعی ٹیکنالوجی کی فراہمی کا وعدہ کیا ہے۔(4) اعلیٰ ٹیکنالوجی سے کاشتکاری، مارکیٹنگ کے نظام اور بڑے پیمانے پر زرعی صنعتی کمپلیکس کے قیام کے طویل مدتی منصوبے کے ساتھ، پاکستان میں سرمایہ کاروں کی میزبانی کے لئے 9 خصوصی اقتصادی زون (SEZ) کا منصوبہ بنایا گیا تھا۔ان 9 خصوصی اقتصادی زون (SEZ) میں سے، دو کا افتتاح کیا گیا ہے: رشکئی اور فیصل آباد خصوصی اقتصادی زون (SEZ) راشا کئی ایس ای زیڈ 404 ہیکٹر سے زیادہ کے رقبے پر محیط ہے، جو پھلوں اور فوڈ پروسیسنگ صنعتوں میں سرمایہ کاری کا منتظر ہے۔(5) پاکستان کی حکومت نے خصوصی اقتصادی زون (SEZ) کے اندر صنعت کی ترقی، کام اور بحالی کے کیلئے درآمدی تمام سامان کے لئے کسٹم ڈیوٹی اور ٹیکسوں سے مستثنیٰ کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ٹیکس کے سلسلے میں بھی اسی طرح کی چھوٹ دی گئی ہے: ان خصوصی اقتصادی زون (SEZ) میں فوڈ پروسیسنگ اور مشروبات کی صنعتوں میں کام کرنے والے غیر ملکیوں کو دس سال کے لئے انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔(6) دوسرا خصوصی اقتصادی زون (SEZ) علامہ اقبال کا آغاز مارچ 2021 میں فیصل آباد میں ہوا۔یہاں پاکستانی حکومت نے 15 سرمایہ کاروں کی درخواستوں کی منظوری دے دی ہے اور انہیں خصوصی اقتصادی زون (SEZ) کے علاقے میں زمین الاٹ کر دی ہے۔ان 15 سرمایہ کاروں میں چینی کمپنی زینگبنگ ایگریکلچر پاکستان پرائیویٹ لمیٹڈ بھی شامل ہے، جو اس علاقے میں 5.1 ملین امریکی ڈالر کی سرمایہ کاری کا ارادہ رکھتی ہے۔یہ کمپنی زینگ بینگ کروپ پروٹیکشن کمپنی لمیٹڈ کی مکمل ملکیتی ماتحت ادارہ ہے۔یہ چین کی معروف زرعی کیمیکل کمپنیوں میں سے ایک ہے۔زینگ بنگ گروپ خود چین کے 500 اعلی کارپوریشنوں میں شامل ہے۔اس فرم کو پنجاب کے علاقے میں کیڑے مار دوا اور کھاد کی درآمد اور فروخت کے لئے وقف کیا گیا ہے۔خصوصی اقتصادی زون کے اندر، اس کے اپنے زرعی کیمیکل پلانٹ لگانے کا منصوبہ ہے۔جن کی توقع ہے کہ یہ جون 2022 تک کام کرنا شروع کر دے گا۔ (7)

---

(4) ریاض احمد اور عثمان مصطفیٰ، پاکستان کے زراعت کے شعبے پر سی پیک منصوبوں کے اثرات: انفراسٹرکچر اور زراعت کی پیداواری روابط ، 2016 اسلام آباد،

https://www.pide.org.pk/psde/pdf/AGM32/papers/Impact%20of%20CPEC%20Projects%20on%20Agriculture%20S

(5) سی پیک کی منصوبہ بندی، ترقی اور خصوصی اقدامات، 'رشکئی اکنامک زون، ، M-1 نوشہرہ'

http://cpec.gov.pk/project-details/53

(6) ریاض محمد، 'پاکستان زراعت اور چین پاکستان اقتصادی راہداری (سی پیک)- چینی کمپنیوں کو پاکستان زرعی شعبے میں سرمایہ کاری کرنے کا ایک موقع'، مارچ, 2021

http://vcearth.com/p/M2U0MGVlNzBlMjI1N2EyMDY5NTFhMTA4NzAwNTljYTM=

اور پاکستان میں خصوصی اقتصادی زون کا فریم ورک

https://invest.gov.pk/sez

(7) پاکستان ٹوڈے، 'مارچ 2021 میں، چینی زرعی کیمیکل کمپنی علامہ اقبال ایس ای زیڈ میں 700 ملین روپے پلانٹ لگائے گی۔

https://profit.pakistantoday.com.pk/2021/03/22/chinese-agrichemical-giant-to-set-up-rs700m-plant-in-allama-iqba

منظرنامے سے دور، معاشرے اور کسانوں میں بے چینی

ستم ظریفی یہ ہے کہ زراعت پر مبنی خصوصی اقتصادی زونوں کی مدد کے لئے سڑکوں اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی سے فوڈ پروڈیوسرز کو نقصان پہنچ رہا ہے۔خصوصی اقتصادی زون بہت سے زرخیز کھیتوں پر قبضہ کر رہے ہیں جو نسل در نسل پاکستانی کسانوں کے ہاتھ میں ہے۔ بلوچستان میں، کچھی کینال ڈویلپمنٹ پروجیکٹ کے تحت 15300 ہیکٹر سے زیادہ اراضی لیا جائے گا، جبکہ پشاور میں، کسان ناردرن بائی پاس روڈ کی ترقی کے خلاف سنہ 2015 سے سراپا احتجاج ہیں جو بغیر کسی معاوضے کے انکے گھروں اور کھیتوں کی زمین کو لے رہے ہیں۔ (8)

گذشتہ دو سالوں میں، گوادر کے علاقے میں ماہی گیروں نے سی پیک کے تحت گوادر بندرگاہ اور صنعتی کمپلیکس کی ترقی کے خلاف ہڑتالیں اور بڑے مظاہرے کیے۔ 19 کلومیٹر کا ایکسپریس وے جو گوادر بندرگاہ جانے اور کارگو ٹریفک کے لئے براہ راست لنک فراہم کرتا ہے، یہ ساحلی پٹی کے 4.3 کلومیٹر کی ناکہ بندی کر رہا ہے۔ پرانے فشر فاکس کے محلوں کو کاٹ کر سمندر میں ماہی گیری کشتیوں تک رسائی کو محدود کر رہا ہے۔ اس سے مقامی آبادی میں مظاہروں کی لہر دوڑ گئی ہے۔ دونوں ممالک کے ترقیاتی تعاون کی کامیابی کے طور پر سراہنے والے، گوادر صنعتی کمپلیکس نے مقامی لوگوں کے ساتھ کافی تنازعہ کھڑا کر دیا ہے۔ گوادر کے عوام کا کہنا ہے کہ ہم اس ترقی کے خلاف نہیں ہیں جس میں معاشی اور معاشرتی نمو شامل ہے اور جس سے ہمارے گھروں اور معاش کو نقصان نہیں ہوتا، لیکن ہم اس ترقی کے خلاف ہیں جو ہمیں اس سے نکال دیتا ہے اور ہمیں خالی ہاتھ چھوڑ دیتا ہے۔ (9)

اس کے علاوہ، سی پیک پروجیکٹ کا مقامی حیاتیاتی تنوع پر اس کے ممکنہ منفی اثرات پر کبھی بھی مناسب طریقے سے اندازہ نہیں لگایا گیا۔ خدشات یہ اٹھائے گئے ہیں کہ اس منصوبے سے خاص طور پر شمالی پاکستان میں، جو سی پیک کے لئے ایک اہم گیٹ وے کی حیثیت اختیار کر چکا ہے، خاص طور پر بھاری آلودگی، انحطاط اور رہائش گاہ میں کمی کا خدشہ ہے۔ (10) سی پیک کو گرین کرنے کی کوشش کر کے بی آر آئی سے متعلق منصوبوں کے ماحولیاتی اثرات پر تنقید کا چین کا جواب، حقیقت سے کہیں زیادہ مبالغہ آرائی ہے۔ ترقی پذیر ہونے والی زراعت کے زیادہ تر منصوبے صنعتی اور برآمدی نوعیت کے ہیں، اس حقیقت کے باوجود کہ صنعتی فوڈ سسٹم پہلے ہی عالمی سطح پر گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج کا ایک تہائی حصے کے ذمہ دار ہیں۔ اس کے علاوہ، سی پیک کے توانائی کے منصوبے فوسل ایندھن پر غیر متناسب توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ گھر میں کوئلے کے استعمال کو کم کرنے کے وعدے کے باوجود، چین نئی کانیں کھول رہا ہے اور بیرون ملک کئی بڑے پیمانے پر کوئلہ پر چلنے والے بجلی گھروں کی تعمیر کر رہا ہے۔ صرف پاکستان میں، چینی کوئلے کی سرمایہ کاری 10 بلین امریکی ڈالر سے زیادہ ہوگئی ہے۔ (11)

---

(8) روٹس برائے ایکویٹی اور پاکستان کسان مزدور تحریک (پی کے ایم ٹی)؛ پشاور ناردرن بائی پاس، کاشتکاروں کو مزید بدحالی کی طرف دھکیل رہی ہے؛ پین اے پی، 2020

https://files.panap.net/resources/No-Land-No-Life-Land-Conflicts-and-Struggles-in-Asia.pdf

(9) مریم سلیمان، دی سفارتکار، ''گوادر کے لوگوں کے پیچھے سی پیک کس طرح پیچھے رہ گیا''، جون، 2020

https://thediplomat.com/2020/06/how-cpec-left-behind-the-people-of-gwadar/

(10) غلام نبی ایٹ، ال۔؛ چین؛ پاکستان اکنامک کوریڈور (سی پیک): پاکستان کے شمالی علاقہ جات کی بائیوڈائیورسٹی کے لئے۔ خطرہ ہے، مئی 2017

https://link.springer.com/article/10.1007/s10531-017-1402-0

(11) اے پی آر این، اے پی سی، گرین، میڈیم، اور پی سی ایف ایس، گریننگ، بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو؟ لوگوں کا کیا؟

حقوق، مئی، 2019

https://grain.org/en/article/6239-greening-the-belt-and-road-initiative-what-about-people-s-rights

سی پیک کی فنڈنگ کا مسئلہ

ابتدائی طور پر 46ارب امریکی ڈالر مالیت کی قیمت کے ساتھ سی پیک پروجیکٹس کی قیمت اب 62ارب امریکی ڈالر ہے۔ یہ رقوم 20 فیصد قرض پر مبنی ہے اور پاکستان اس کے لئے بڑے قرضے لے رہا ہے، جبکہ 80 فیصد پاکستانی اور چینی کمپنیوں کے مابین مشترکہ منصوبوں میں ہونے والی سرمایہ کاری پر انحصار کیا جا رہا ہے۔ چین نے ابتدائی طور پر 26.5 بلین ڈالر کی سرمایہ کاری کی جسے پاکستان کو اگلے 20 سالوں میں تقریباً دوگنا قیمت پر ادا کرنے کی ضرورت ہے، جس میں سرمایہ کاروں کو منافع بھی شامل ہے۔ پاکستان کو 2020 سے 2022 کے درمیان ایشین ڈویلپمنٹ بینک سے سالانہ تقریباً $2.4 بلین امریکی ڈالر کا قرض، اور پنجابی زراعت کو جدید بنانے کے لئے 2.5 ملین امریکی ڈالر کی تکنیکی معاونت بھی حاصل کی گئی ہے۔(12) چونکہ 2020 کے مالی سال میں پاکستان کا عوامی قرض 113.8 بلین ڈالر تک بڑھ گیا ہے، بیجنگ کی حمایت نہ ہونے کی شکایات نے سی پیک کے تسلسل پر ایک سوالیہ نشان بنا دیا ہے۔ فروری 2021 میں، سی پیک پر پاکستان کی خصوصی کمیٹی نے اعلان کیا کہ چین نے اس منصوبے کے تحت 2017 سے کسی بنیادی ڈھانچے کے منصوبے کے لئے مالی اعانت فراہم نہیں کی- اس کے بجائے، سی پیک پاکستان کو بڑھتے ہوئے بیرونی قرضے لینے اور غیر متناسب غیر ملکی سرمایہ کاری پر انحصار کرنے کی طرف لے جا رہا ہے تا کہ سی پیک منصوبوں کی مالی اعانت جاری رہے۔

پاکستان کی زراعت پر قبضہ کرنا

پاکستانی مزدور قوت کا 43 فیصد زراعت میں مصروف ہونے کے ساتھ، یہ شعبہ ملک کی معیشت کے ایک بڑے ستون کی نمائندگی کرتا ہے۔ زمین پر کام کرنے والوں میں اکثریت چھوٹے کاشتکار ہیں جنکے پاس ایک ہیکٹر سے بھی کم اراضی کی ملکیت نہیں، قابل کاشت اراضی کے بڑے خطوں پر کچھ زمینداروں کی گرفت مضبوط ہے۔ تھوڑا شک ہے کہ چھوٹے کاشکار اور پروڈیوسر سی پیک کے زراعت کے شعبے میں عزائم میں محض رکاوٹ ہیں۔ پاکستان کے وزیر اعظم نے خود یہ وضاحت کی ہے جب وہ بار بار اس بات پر روشنی ڈالتے ہیں کہ سی پیک کا مقصد پاکستان کی زراعت کو صنعت بنانا اور روایتی زراعت کو تبدیل کرنا اور اسے اپ گریڈ کرنا ہے، تا کہ معاشی نمو کی جگہ بن سکے۔ سی پیک نجی کارپوریشنوں کو زرعی شعبے دینے کے ساتھ پاکستان کی معیشت تک رسائی حاصل کرنے کی راہ ہموار کر رہا ہے۔ اس کے بدلے میں، پاکستان کی زرعی مارکیٹ چینی کارپوریشنوں کے بیجوں اور زرعی کیمیکلوں کے لئے کھلی رہے گی، جبکہ سی پیک میں سرمایہ کاری کرنے والی وہ کمپنیاں چین کو برآمدات کر سکیں گی۔(13)

پاکستان میں دو زرعی مصنوعات ہیں جن کو اس کے اہم پیداوار کے طور پر دیکھا جاتا ہے: گندم اور دود: ابھی بھی ڈیری سیکٹر کو چھوٹے اور مستحکم کسان سمبھال رہے ہیں۔ تھورے سے پیسوں کی بچت سے لے کر بلکل نہ ہونے والی بچت کے ساتھ، یہ کاشت کار مویشیوں کو 'اپنا' بینک اکاؤنٹ' کہتے ہیں کیونکہ ان میں سے بہت سے لوگوں کو بینکوں تک رسائی حاصل نہیں ہوتی ہے اور جب بھی انہیں نقد رقم کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اپنے مویشیوں کو فروخت کرتے ہیں۔ خواتین کاشتکاروں کے لئے دودھ کی فروخت ان کی روزانہ گھریلو آمدنی کو یقینی بناتی ہے۔ جبکہ مویشی اور ان کی پیداوار شادیوں، جنازوں اور دیگر ہنگامی صورتحال جیسے بڑے اخراجات کے لئے ایک اہم اثاثہ ہیں۔(14)

پاکستان کی بڑی کارپوریشنیں جیسے کہ فریزلینڈ کیمپینا اینگرو، نیدرلینڈ کی ملٹی نیشنل فریزلینڈ کیمپینا کا ذیلی ادارہ ہے ، جو دنیا کی پانچ بڑی دیو قامت ڈیری کمپنیوں میں سے ایک ہے، اس اہم زراعت کے شعبے میں آگے بڑھ رہی ہے۔ غیاث خان، اینگرو کارپ کے صدر اور چیف ایگزیکٹو آفیسر (سی ای او) نے کہا، ہم چین کی منڈی کو سپلائی کر کے پاکستان کا سب سے بڑا برآمد کنندہ بننا چاہتے ہیں۔ ہم سی پیک 2:0 کی قیادت کرنا چاہیں گے(15)

---

(12) زراعت کے شعبے کی بحالی کے لئے چین پاکستان کی مکمل حمایت کرتا ہے

http://cpecinfo.com/china-fully-supporting-pakistan-to-revamp-agriculture-sector/

(13) CPECinfo، پاکستانی تاجر اپنی زرعی مصنوعات کو متنوع بنانے میں چینی مدد لے سکتے ہیں: ما

ژاؤیان'، مارچ، 2021

http://cpecinfo.com/pakistani-entrepreneurs-can-seek-chinese-help-in-diversifying-their-agricultural-products-ma-xiaoyan/

(14) عالمی جنگلات کا اتحاد اور اناج 'صنعتی جانوروں کی کھیتی باڑی کا رخ موڑنے کا وقت: وبائی بیماری کے بعد پائیدار فوڈ سسٹم کی طرف راستہ'، مئی 2020

https://grain.org/en/article/6474-time-to-turn-the-tide-on-industrial-animal-farming-path-towards-post-pandemic-sustainable-food-systems

(15) فریزلینڈ کیمپینا اینگرو فوڈز کے ذریعے تیزی سے بڑھتی ہوئی پاکستانی ڈیری مارکیٹ میں داخل ہو رہی ہے۔ جولائی، 2016

https://www.frieslandcampina.com/news/frieslandcampina-enters-pakistani-dairy-market-engro-foods/

2005 میں شروع کی گئی اینگرو فوڈز لمیٹڈ اب پروسس شدہ دودھ میں پاکستان کا دوسرا سب سے بڑا پروڈیوسر ہے، اس کے علاوہ جوس اور میٹھی سوغاتوں کی فروخت میں بھی انکا ہاتھ ہے۔ سن 2010 میں، اینگرو نے ورلڈ بینک گروپ کی انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن (آئی ایف سی) سے 80 ملین امریکی ڈالر وصول کیے تا کہ چھوٹے گھر کے ڈیری فارموں سے تیار دودھ کے لئے دیہاتی سطح پر دودھ جمع کرنے کے مراکز قائم کیے جا سکیں۔ دریں اثنا، 2017 میں، آئی ایف سی اور نیدرلینڈ ڈویلپمنٹ بینک ایف ایم او نے فریز لینڈ کیمپینا کو اینگرو فوڈز کا 51 فیصد شئر حاصل کرنے میں مدد کی۔ اس اقدام کے نتیجے میں سندھ میں 6،500 آسٹریلیائی نسل کی گائے کے ساتھ 101 ایکڑ پر ایک بڑے ڈیری فارم اور پروسیسنگ پلانٹ کا قیام عمل میں آیا۔ (16)

فریز لینڈ کیمپینا ایشیاء میں اپنی مارکیٹ کو بڑھا رہی ہے اور ایک سو سال سے ہانگ کانگ میں ڈیری فروخت کر رہی ہے۔ اس کے اینگرو فوڈز کے حصول کے دو مقاصد ہیں: پہلا فائدہ یہ ہے کہ پاکستانی حکومت کی جانب سے کھلے دودھ پر حالیہ پابندی سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ ایسے ملک میں جہاں پیدا ہونے والے کل دودھ کا 95 فیصد دودھ اب بھی غیر رسمی مارکیٹ کے ذریعے خام بازار میں فروخت کیا جاتا ہے، پیکیجڈ دودھ کی طرف منتقلی چھوٹے دودھ کے کاشتکاروں پر شدید اثر ڈالے گی۔ (17) دوسرا مقصد سرزمین چین میں ان کی فروخت میں اضافہ کرنا ہے۔ فیسوو پرسٹیج برانڈ کے تحت یہ فی الحال دنیا کی سب سے بڑی ڈیری مارکیٹ ہے۔ اگرچہ چین کی اہم دودھ کی درآمدات فی الحال نیوزی لینڈ اور یورپی ممالک سے ہیں (پہلے سے درآمدی حصص کا قریب قریب 38 فیصد اور مؤخر الذکر سے 47.6 فیصد)، چین نے کہا ہے کہ وہ اعلی معیار کی دودھ کی مصنوعات اور کم قیمتوں کی وجہ سے پاکستان سے زیادہ دودھ کی درآمد کرے گا۔ نیسلے پاکستان، چینی ہائیو گروپ کے ساتھ شراکت میں پہلی کمپنی ہے۔ لیکن فریز لینڈ کیمپینا زیادہ پیچھے نہیں ہے۔ اس کوشش کی تائید کے لئے، کمپنی نے فرائز لینڈ کیمپینا ملائیشیا کے سابق مینیجنگ ڈائریکٹر، جو سنگاپور، ہانگ کانگ اور چین کے بھی ذمہ دار ہیں، کو فرائز لینڈ اینگرو کا سی ای او مقرر کیا ہے۔ (18)

گندم کی نئی اقسام پر قانونی حق

تاہم، ڈیری پاکستان کی زراعت کا واحد شعبہ نہیں ہے جس کو سی پیک کے تحت کارپوریٹ پکڑنے کا خطرہ ہے۔ گندم، جو پاکستان کی سب سے بڑی پیداوار ہے، اسے اور گندم کے بیج کو بھی خاص طور پر خطرہ ہے۔ کاشتکاری کے لئے دستیاب زمین کا تقریبا 50 فیصد حصے پر گندم کو اگانے کے لئے استعمال ہوتی ہے، بیجوں پر چین اور پاکستان کا تعاون سی پیک کے دوسرے مرحلے کے ایجنڈے میں شامل ہے۔ (19)

سی پیک کے تحت، سنہ 2022 تک پاکستان کے وسیع علاقوں میں ہائبرڈ گندم کو تجارتی طور پر پیدا کرنے کا منصوبہ ایک قدرتی نتیجہ ہے، ایسا لگتا ہے کہ، ہائبرڈ بیجوں پر چین اور پاکستان کے مابین یہ 2012 کے تعاون کا نتیجہ ہے۔ سی پیک کو باضابطہ طور پر شروع کرنے سے چند سال قبل، بیجنگ اکیڈمی آف ایگریکلچر اور فارسٹ سائنسز نے پاکستان کے لئے خشک سالی کے خلاف مزاحم ہائبرڈ گندم تیار کی، ایک رپورٹ کے مطابق ہائبرڈ گندم کے لئے بیجنگ انجینئرنگ ریسرچ سنٹر نے 12،000 کلوگرام ہائبرڈ گندم پاکستان کو مفت مدد فراہم کی۔

---

(16) https://www.engro.com/frieslandcampina/

https://www.frieslandcampina.com/news/strategic-partnership-with-engro-foods/

(17) ڈاکٹر طلعت نصیر پاشا، 'ڈیری ڈائلما'، دی نیوز، جنوری، 2019

https://www.thenews.com.pk/print/422709-dairy-dilemmas

(18) دی نیوز، 'چین پاکستان سے ڈیری مصنوعات درآمد کرے گا'، فروری، 2021

https://www.thenews.com.pk/print/792450-china-to-import-dairy-products-from-pakistan

'فریز لینڈ کیمپینا نے اینگرو فوڈز کے ساتھ اسٹریٹجک شراکت داری کے ذریعے وسطی ایشیائی ڈیری مارکیٹ میں کلیدی حیثیت حاصل کی ہے، دسمبر، 2016

(19) CPECinfo چین بیج کی صنعت میں پاکستان کے ساتھ تعاون کو فروغ دینے کا خواہاں ہے، مارچ، 2021

http://cpecinfo.com/china-keen-to-cement-cooperation-with-pakistan-in-seed-industry/

اگست 2012 میں، چین کی پہلی پروفیشنل ہائبرڈ بیج کمپنی سائینوسیڈ وھیٹ، چین نیشنل سیڈ گروپ (سینوکیم گروپ کا ذیلی ادارہ) اور بیجنگ انجینئرنگ ریسرچ سنٹر برائے ہائبرڈ گندم نے مشترکہ طور پر تعمیر کیا، پاکستان میں چین کی دولائن ہائبرڈ گندم کی ترویج اور اطلاق کے لئے پاکستان کی ملکیت گارڈ ایگری کے ساتھ تعاون کے معاہدے پر دستخط ہوئے۔ 2018 میں، پاکستان میں چین کی ہائبرڈ گندم کے فروغ کے لئے سی پیک کے تحت پشاور میں چین پاکستان ہائبرڈ گندم کا مشترکہ ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ سینٹر بنایا گیا تھا۔ سونوکیم میں زرعی کاروباری یونٹ کے نائب صدر اور چین نیشنل سیڈ گروپ کمپنی کے جنرل منیجر سونگ ویبو نے کہا کہ وہ بیلٹ اینڈ روڈ ممالک اور علاقوں میں ہائبرڈ گندم کے فروغ کے لئے کوششیں جاری رکھیں گے۔

سول سوسائٹی گروپس جیسا کہ روٹس فار ایکویٹی کو خدشہ ہے کہ نئی چینی ہائبرڈ گندم کی اقسام سائنوکی کھادیں اور کیڑے مار ادویات کے ساتھ ہوں گی، جس سے مقامی کاشتکاروں اور کاشتکاروں پر زیادہ معاشی دباؤ پڑے گا اور غیر ضروری طور پر پاکستانی گندم کی پیداوار لاگت میں اضافہ ہوگا۔ ہائبرڈ بیجوں کو بچانے سے قاصر اور ہر پودے لگانے کے موسم میں انہیں بازار سے حاصل کرنے پر مجبور کاشتکار اپنے بیجوں پر کنٹرول کھودیں گے۔ اس کے علاوہ، گندم پاکستان کی اہم پیداواری ذریعے ہونے کے ساتھ، مقامی لوگوں کو خدشہ ہے کہ اس پیشرفت سے چھوٹے کاشتکاروں کو نقصان پہنچے گا، بیجوں کی مقامی اقسام کو ختم کیا جائے گا اور ملک کی اشیائے خوردونوش پر چینی کنٹرول حاصل ہوگا۔ (20)

نتیجہ

چائنا پاکستان اکنامک کوریڈور بنیادی انفراسٹرکچر کی تعمیر کے ساتھ معاشی ترقی کے لئے پر تعمیر کیا گیا ہے۔ اور اس کی بنیاد زمین اور وسائل کا حصول ہے۔ اس ماڈل پر روایتی روزگار، چھوٹے ڈیری فارم اور چھوٹے پیمانے پر ماہی گیری کی تباہی یقینی ہے۔ صنعتی زراعت کا ماڈل جس کو سی پیک کے ماتحت بنایا جارہا ہے وہ دیہی معیشت کو سینو چیم، نیسلے یا فرز لینڈ کیمپینا جیسے ملٹی نیشنل کارپوریشنوں کے ہاتھوں میں چھوڑ دے گی۔ اسکے ساتھ دیگر برآمدی بی آر آئی اسکیموں سے ہماری جغرافیہ اور آب و ہوا کو بھی خطرات ہیں۔ پاکستان زراعت جدیدیت اور صنعت کاری کے اس افسانہ کا پیچھا کر رہا ہے جو پہلے ہی ناکام ہو چکا ہے اور دنیا میں بہت ساری دوسری جگہوں پر بہت تباہی پھیلا رہا ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ کسانوں کو بیجوں، زہریلے کیمیکلز اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کے انحصار کو توڑ دیا جائے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ بڑے پیمانے پر صنعتی منصوبوں سے متاثرہ لوگوں کی بات سنیں۔ چھوٹے پیمانے پر کاشتکاروں، شہری اور دیہی کمیونٹیز کو غیر مرکزیت کے چکر سے آزاد خوراک، توانائی اور ٹرانسپورٹ سسٹم کے ایسے نظام کی حمایت کرنا جو لوگوں اور ہمارے سیارے کو درکار ہے۔

---

(20) عسکری عباس، پیٹنٹنگ ایگریکلچر: سی پیک کے تحت چینی ہائبرڈ گندم کے بیج متعارف کروائے گئے، روٹس فار ایکویٹی، دسمبر 2018
https://rootsforequity.noblogs.org/patenting-agriculture-case-of-chinese-hybrid-wheat-seeds-introduced-under-cpec/